حصول اتحاد کے جذبے کے پیچھے کار فرما ہو تو پھر شاید نیتوں میں جھول اور دل میں کدورتوں کے باعث بد قسمتی سے اتحاد کا خواب شرمندہء تعبیر نہ ہو سکے۔ جمعیت علماء اسلام کا اتحاد مخلص احباب کی دیرینہ خواہش ہے۔

خدانخواستہ اگر اس بار بھی اتحاد یا اشتراک عمل کی کوششیں ماضی کیطرح ایک سراب ثابت ہوئیں تو یقیناً اس سے بڑھ کر ملک و ملت کیلئے کیا خسارہ ہو سکتا ہے۔ میری ناقص رائے میں اتحاد کے راستے میں اصل رکاوٹ قائدین نہیں بلکہ نچلی سطح پر چھوٹے پارٹی عہدیدار اور چند حاسدین ہیں۔ جنہوں نے دونوں جانب غلط فہمیوں کے ایسے جھوٹے پہاڑ کھڑے کر دیئے ہیں جنکے پیچھے سچائی اور اخلاص کے جذبے دب کے رہ گئے ہیں۔ ایک ضروری وضاحت یہ ہے کہ جمعیت میں کبھی عہدوں پر اختلاف نہیں تھا۔ بلکہ یہ اختلاف نظریاتی، سیاسی پالیسی، طریقہ کار اور سیکولر جماعتوں کیساتھ اتحاد کے سوال پر ابھرا۔ اور الحمدللہ اب امریکہ کی غیر معمولی جارحیت نے ایک حد تک فضا ہموار کر دی ہے۔ اب باہمی اتحاد و یکجہتی کو فراخ دلی سے بحال کرنے کی ضرورت ہے۔ خداوند تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں خلوص سے مل جل کر اسلام کی خدمت، دین کی سربلندی اور دشمنوں کی سرکوبی کیلئے شیر و شکر کر دے۔ آمین

مشرقی تیمور کی آزادی میں عالم عیسائیت (امریکہ اور مغرب) کا گھناؤنا کردار

گزشتہ ماہ عالم عیسائیت نے امریکہ اور مغربی ممالک کی سرپرستی میں عالم اسلام کے قلب میں ایک اور تیر پیوست کر دیا۔ جغرافیائی لحاظ سے سب سے بڑی اسلامی مملکت انڈونیشیا کی اہم معدنی ذخائر سے مالامال ریاست مشرقی تیمور خالصتاً طاقت، تشدد، غنڈہ گردی اور ایک گہری سازش کی بدولت بزور شمشیر دیکھتے ہی دیکھتے الگ کر دی گئی۔ لیکن عالم اسلام اس ننگی جارحیت پر ہمیشہ کی مانند گنگ رہا۔ کسی بھی اسلامی ملک نے بشمول پاکستان اس کی مذمت نہیں کی۔ معلوم نہیں کہ چشم فلک مسلمانوں کی بے غیرتی، بے عزتی، بے حسی اور بزدلی کے کون کون سے مناظر دیکھے گی کہ

ع مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

انڈونیشیا جس میں بے شمار جزائر واقع ہیں۔ تیمور کا جزیرہ بھی دو حصوں مین بٹا ہوا ہے۔ مشرقی تیمور میں عیسائی باشندوں کی اکثریت ہے۔ یہ عیسائی آسمان سے نہیں گرے بلکہ یہ قدیم انڈونیشین مسلمان باشندے تھے۔ جنہیں پرتگالیوں کے بعد ولندیزیوں نے اپنے دور حکومت میں جبراً یا پھر مشنریز کے ذریعے بہلا پھسلا کر عیسائی بنایا۔ ان لوگوں نے اپنے طویل اقتدار میں مسلمانوں کی فلاح و بہبود کیلئے کچھ بھی نہیں کیا لیکن جاتے جاتے فساد کا یہ تخم بو کر چلے گئے جیسا کہ انگریز برصغیر میں جاتے وقت مختلف صورتوں میں تخم ریزی کر گئے تھے۔ 1975ء میں جب استعمار اپنے داخلی انتشار اور آزادی کی جدو جہد کے نتیجے میں یہاں سے بھاگا تو مشرقی تیمور میں صدر سہارتو نے امریکہ کی مرضی سے اپنی افواج داخل کیں۔ اور یوں مشرقی تیمور کا قدیم حصہ انڈونیشیا میں شامل ہو گیا۔ بعد میں عیسائیوں کو مغربی قوتوں کی شہ حاصل ہو گئی اور انہوں نے منصوبہ بندی کیساتھ آزادی کی جدو جہد شروع کی۔ ایک خاص منصوبے کے تحت اقلیت کو اکثریت پر حاوی کیا جانے لگا۔ اور پھر مشرقی تیمور میں قدرتی وسائل کی بے پناہ دریافت نے امریکہ اور مغرب کو اور بھی بے چین کر دیا۔ انہوں نے سب سے پہلے انڈونیشیا کی کمزور حکومت پر آئی ایم ایف اور دیگر ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ذریعے اقتصادی دباؤ ڈالا۔ (جیسا کہ یہ لوگ ہمیشہ سے مسلم ممالک اور خصوصاً پاکستان کو آئی ایم ایف وغیرہ سے دھمکاتے آئے ہیں۔) پھر اقوام متحدہ جیسے بے انصاف ادارے نے مشرقی تیمور میں نام نہاد ریفرنڈم کا ڈھونگ رچایا۔ جسمیں تاریخی دھاندلی کی گئی۔ مشرقی تیمور سے متعلق سیکیورٹی کونسل کی کوئی قرارداد موجود نہیں اور نہ یہ مسئلہ کبھی سیکیورٹی کونسل میں پیش ہوا۔ انڈونیشیا کی حکومت نے مشرقی تیمور کی آزادی کو بھی قبول کر لیا لیکن پھر بھی وہاں پر عیسائی باشندوں نے حالات خراب کیئے رکھے اور تقریباً ایک لاکھ مسلمانوں کو مشرقی تیمور سے بھاگنے پر مجبور کیا گیا اور کئی ہزار کو ہلاک کیا گیا جواب میں صرف سو عیسائی قتل ہوئے جس پر امریکہ اور مغرب کے ذرائع ابلاغ چیخ اٹھے اور نام و نہاد امن فوج نے جو حقیقت میں صلیبی خونی دستہ ہے آتے ہی جزیرہ میں مسلمانوں کیخلاف آپریشن شروع کر دیا۔ مسلمان مہاجر جو مشرقی تیمور کو مجبوراً چھوڑ رہے ہیں۔ عیسائی باشندے ان پر حملے کر رہے ہیں کئی مسلمانوں کو زندہ جلا دیا گیا ہے۔ ایک جری

جہاز جس پر مسلمان جزیرے سے نکل رہے تھے حملے کے دوران 60 سے زیادہ افراد کو قتل کر دیا گیا۔ لیکن امن فوج کو مسلمانوں کا خون نظر نہیں آتا۔ کیا دنیا میں انسانی حقوق (Human Rights) صرف غیر مسلموں کا حق ہے۔ امریکہ اقوام متحدہ اور یورپ کی اس سے بڑھ کر منافقت کیا ہو گی کہ مشرقی تیمور میں عیسائیوں کی تحریک آزادی ان کیلئے قابل قبول ہے لیکن کشمیر میں جاری جدو جہد آزادی جو پچاس برس سے جاری ہے۔ اور جس کیلئے قرار دادیں اقوام متحدہ نے منظور کر رکھی ہیں کہ وہاں پر استصواب رائے ہو گا۔ لیکن کشمیر کے مسئلے پر امریکی وزارت خارجہ کے نمائندے جیمس روبن نے کہا کہ "امریکہ کی نظر میں کشمیر اور مشرقی تیمور میں کوئی مماثلت نہیں پائی جاتی۔" اس سے بڑھ کر بے انصافی اور کیا ہو سکتی ہے۔ پھر اسی طرح دو ماہ سے داغستان میں بھی آزادی کی تحریک کو مسلمان مجاہدین اپنے خون کا نذرانہ دے کر چلا رہے ہیں لیکن انہیں امریکہ و اقوام متحدہ کی کوئی حمایت حاصل نہیں۔ بلکہ امریکہ نے روس کو داغستانی مسلمانوں کی آزادی کی تحریک کچلنے کیلئے تعاون کی پیشکش کی ہے۔ مشرقی تیمور میں آزادی کی تحریک رومن کیتھولک چرچ کے زیر نگرانی منظم کی گئی۔ وہاں پر انہیں کسی نے بھی Fundamentalist نہیں کہا مگر داغستان کے مسلمانوں کیلئے امریکہ اور اس کے ذرائع لبلاغ کے ادارے مذہبی جنونی فنڈیمنٹیلسٹ وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے رہے ہیں۔ لیکن عالم اسلام عالم عیسائیت کی اس دورنگی و بے انصافی اور قتل و غارت پر ہمیشہ کی طرح خاموش ہے۔

قارئین کرام! بیسویں صدی کے اختتام سے قبل مسلمانوں کے خلاف چند ایسے امتیازی اقدامات کئے گئے جس سے امریکہ یورپ بلکہ پورے عالم کفر کی اسلام دشمنی مکمل طور پر عیاں ہو گئی ہے۔ یہ اقدامات اسلئے کئے گئے تاکہ مسلمانوں پر واضح کیا جا سکے کہ اکیسویں صدی بھی ہماری وحشت اور غنڈہ گردی کی صدی ہو گی۔ مثال کے طور پر متحدہ یورپ کا قیام، بوسنیا اور کوسوو میں مسلمانوں کا المناک قتل عام، چیچنیا اور داغستان پر روسی جارحیت، افغانستان اور عالم اسلام کے عظیم ہیرو اسامہ بن لادن اور امیر المومنین ملا محمد عمر پر امریکی جارحیت، جی ایٹ ممالک کی مسلم تحریکوں کیخلاف حالیہ کانفرنس، سی ٹی بی ٹی پر دستخط کیلئے پاکستان پر امریکی دباؤ، ملائیشیا میں اقتصادی و سیاسی